# نبی کریم ﷺ کے حسن و حسین سے محبت کے انداز

## ﴿نبی کریم ﷺ خود حسن و حسین کو دم کیا کرتے تھے﴾

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ کہ نبی ﷺ حسن و حسین کو ان الفاظ کے ساتھ خود دم کرتے "اعیذ کما بکلمات اللّٰہ التامة من کل شیطان و هامة ومن کل عین لامة"

پھر فرماتے ابراہیم علیہ السلام اسی طرح اسحاق و اسماعیل علیہما السلام کو دم کیا کرتے تھے

(مستدرک حاکم ج3 ص377)

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ بھی امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کی موافقت کرتے ہوئے اس روایت کو صحیح قرار دیتے ہیں۔

﴿مجھ سے ان کا لڑکھڑا کر گرنا برداشت نہ ہو سکا﴾

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"كان رسول الله ﷺ يخطبنا فجاء الحسن و الحسين عليهما قميصان احمران يمشيان ويعثران فنزل رسول الله ﷺ من المنبر فحملهما فوضعهما بين يديه ثم قال صدق الله ورسوله انما اموالكم و اولادكم فتنه نظرت الى هذين الصبيين يمشيان ويعثران فلم اصبر حتى قطعت حديثي ورفعتهما"

رسول مکرم ﷺ ہمیں خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ کہ حسن و حسین آئے، انھوں نے سرخ قمیصیں پہنی ہوئی

تھیں۔ وہ چلتے آ رہے تھے اور لڑ کھڑا رہے تھے۔ نبی ﷺ منبر سے اترے، دونوں بچوں کو اٹھایا۔ اور لا کر اپنے سامنے بیٹھا دیا۔ پھر فرمایا، اللہ کریم نے سچ فرمایا، انما اموالکم و اولادکم فتنه تمہارے اموال اور تمہاری اولادیں تمہارے لیے باعثِ آزمائش ہیں۔ میں نے ان دونوں بچوں کو دیکھا کہ یہ چلتے آ رہے ہیں اور لڑ کھڑا رہے ہیں۔ مجھ سے برداشت نہ ہو سکا۔ حتیٰ کہ میں نے خطبہ روکا اور اُنھیں جا کر اٹھا لایا۔

(مسند احمد حدیث نمبر 23045، صحیح ابنِ حبان حدیث نمبر 6029، سنن ترمذی حدیث نمبر 2774)

## ﴿نبی رحمت ﷺ سجدہ طویل کر دیتے ہیں﴾

عبداللہ بن شداد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔
انہوں نے بتایا کہ

"خرج علينا رسول الله ﷺ فى احدى صلاتى العشى الظهر او العصر و هو حامل احد ابنيه الحسن او الحسين فتقدم رسول الله ﷺ فوضعه عند قدمه اليمنى فسجد رسول الله ﷺ سجدة اطالها قال ابى فرفعت راسى من بين الناس فاذا رسول الله ﷺ ساجد واذا الغلام راكب على ظهره فعدت فسجدت فلما انصرف رسول الله ﷺ قال الناس يا رسول الله ﷺ لقد سجدت فى صلاتك هذه سجدة ما كنت تسجدها أ فشىء

امرت به او كان يوحى اليك قال كل ذلك لم يكن ولكن ابنى ارتحلنى فكرهت ان اعجله حتى يقضى حاجته"

نبی ﷺ ظہر یا عصر کی نماز پڑھانے کے لیے (حجرہ مبارکہ) سے باہر تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے اپنے دونوں بیٹوں میں سے حسن یا حسین کو اٹھایا ہوا تھا۔ آپ ﷺ آگے بڑھے بچے کو اپنی دائیں بٹھا دیا۔ نماز شروع کی ،جب سجدہ میں گئے تو بہت لمبا سجدہ کیا۔ میرے والد محترم فرماتے ہیں۔ کہ میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ آپ ﷺ سجدہ میں ہیں اور بچہ آپ ﷺ کی کمر پر بیٹھا ہوا ہے۔ میں دوبارہ سجدے میں چلا گیا۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے کہا ،

یارسول اللہ ﷺ آپ نے اس قدر سجدہ لمبا کیا۔ کہ اتنا لمبا سجدہ آپ نہیں کرتے؟ کیا آپ کو اس بارے میں حکم دیا گیا ہے یا آپ پر وحی کا نزول ہونے لگا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ایسی کوئی بات نہیں۔ میرا بیٹا میرے اوپر سوار ہو گیا۔ میں نے ناپسند کیا، کہ اسے اُتاروں۔

(مستدرک حاکم ج3 ص376)

امام حاکم فرماتے ہیں یہ حدیث بخاری مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح ہے، امام ذہبی بھی اس حدیث کو صحیح قرار دینے میں امام حاکم کی موافقت کرتے ہیں

## ﴿تڑپ اٹھے حبیبِ خدا ﷺ پیاسے جو حسنین ہوئے﴾

عن أبي هريرة ، أن مروان بن الحكم أتى أبا هريرة في مرضه الذي مات فيه ، فقال مروان لأبي هريرة : ما وجدت عليك في شيء منذ اصطحبنا إلا في حبك للحسن والحسين ،

قال : فتحفز أبو هريرة لمجلس ، فقال : أشهد لخرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ، حتى إذا كنا ببعض الطريق سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم صوت الحسن والحسين وهما يبكيان وهما مع أمهما ، فأسرع السير حتى أتاهما، فسمعته يقول لها : " ما شأن ابني ؟ " فقالت: العطش ، قال : فأخلف رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى شنة يبتغي فيها ماء  فنادى : " هل أحد منكم معه ماء ؟ " فلم يبق أحد إلا أخلف بيده إلى كلابه يبتغي الماء في شنة ، فلم يجد أحد منهم قطرة ، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم : " ناوليني أحدهما " ، فناولته إياه من

تحت الخدر ، فرأيت بياض ذراعيها حين ناولته
، فأخذه فضمه إلى صدره وهو يطغوما يسكت
،فأدلع له لسانه فجعل يمصه حتى هدأ أو سكن
، فلم أسمع له بكاء ، والآخر يبكي كما هو ما
يسكت ، فقال " ناوليني الآخر " ، فناولته إياه
ففعل به كذلك ، فسكتا فما أسمع لهما صوتا ،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس مروان آیا۔ حضرت ابو
ہریرہ رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ جب سے ہمارا تعلق
بنا ہے۔ میں نے تم میں کوئی ناپسندیدہ بات نہیں پائی۔
سوائے اس کے تم حسن اور حسین سے شدید ترین محبت
رکھتے ہو۔ راوی کہتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اٹھ کر
بیٹھ گئے ۔ فرمانے لگے: کہ میں اس بات کی گواہی دیتا

ہوں۔ کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کسی سفر پہ نکلے۔
حتی کے جب ہم راستے میں پہنچے۔ رسول اللہ ﷺ نے
حسن و حسین کے رونے کی آواز سنی۔ وہ اپنی والدہ
محترمہ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ تیزی سے چلنے لگے۔
حتی کہ ان کے پاس پہنچ گئے۔ میں نے سنا آپ سیدہ فاطمہ
سے کہہ رہے تھے۔ میرے ان بچوں کو کیا ہوا۔ سیدہ نے
کہا، پیاس ستا رہی ہے۔۔ آپ ﷺ نے باآوازِ بلند پوچھا کیا
تم میں سے کسی کے پاس پانی ہے؟ نبی ﷺ نے سیدہ
فاطمہ علیہا السلام سے کہا کہ ایک بچہ مجھے پکڑاؤ۔ تو سیدہ نے
پردے کے پیچھے سے وہ بچہ آپ کو پکڑا دیا۔ آپ ﷺ
نے اس بچے کو لیا۔ اُسے اپنے سینے کے ساتھ چمٹایا۔ اسے
چپ کرانے لگے۔ وہ مسلسل روئے جا رہا تھا۔

آپ ﷺ نے اپنی زبان اس بچے کے منہ میں ڈال دی۔ بچہ زبان کو چوستا رہا۔ حتی کہ پُر سکون ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا۔ مجھے دوسرا بچہ پکڑاؤ تو سیدہ نے دوسرا بچہ آپ ﷺ کو پکڑا دیا۔ آپ ﷺ نے اس بچے کے ساتھ بھی اسی طرح کیا۔ دونوں بچے خاموش ہو گئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا۔ اب چلو، جب میں نے آپ ﷺ کی ان بچوں کے ساتھ اس قدر محبت دیکھ لی۔ تو پھر میں خود ان کے ساتھ محبت کیوں نہ رکھوں؟

(مجمع الزوائد ج9ص110، المعجم الکبیر 2590)